ماہنامہ نعت لاہور

عربی نعت اور علامہ نبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ

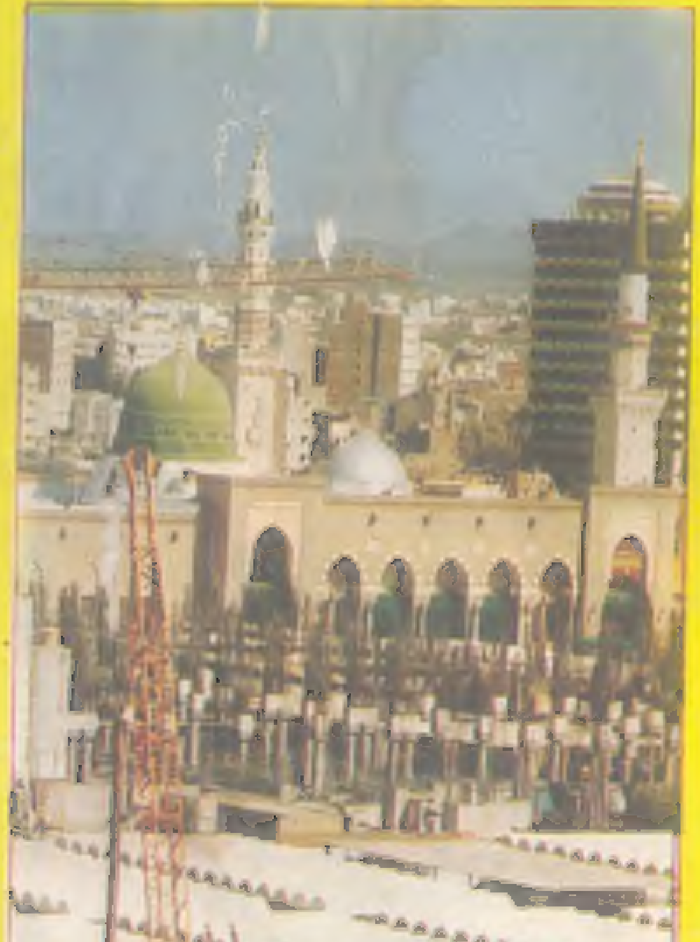

ماہنامہ نعت لاہور

جلد ۶ فروری ۱۹۹۳ء شمارہ ۲

عربی نعت اور علامہ نبہانی علیہ الرحمہ

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹر: شہناز کوثر

مشیرِ خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

مینیجر: اظہر محمود

قیمت ۵ روپے (فی شمارہ) ۶۰ روپے (زرِ سالانہ)

خطاط: منظور قمر

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، نعیم پرنٹرز لاہور — پبلشر: راجا رشید محمود

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید، بک بائنڈنگ ہاؤس ۳۸- اردو بازار- لاہور

اظہر منزل، مسجد سٹریٹ نمبر۵، نیو شالامار کالونی- ملتان روڈ

فون ۴۶۳۴۸۴ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بڑی بڑی بابرکت راتیں آئیں

کئی راتوں میں بہت اہم واقعات رُونما ہوئے

لیکن ایک رات ایسی بھی ہے جسے ہزار مہینوں سے بہتر
قرار دیا گیا

ہو سکتا ہے کوئی اور رات اِس سے بھی بہتر ہو
اہلُ اللہ کے نزدیک تو وہ رات زیادہ اہم ہے جو وصلِ حق
کا ذریعہ ہے۔ انتقالِ روح کے لمحات ان کے لیے سب
سے وقیع ہیں — لیکن قدر والی رات کو تو بہرحال
ایک منصب عطا ہو گیا

لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں مل سکتی ہے۔
ممکن ہے کہ ۲۱ویں ہو۔ ۲۳ویں، ۲۵ویں، ۲۷ویں یا ۲۹ویں
بھی ہو سکتی ہے
اگر کسی کو وصل کی رات وہ ملے جو رمضان المبارک کے آخری عشرے
کی کوئی طاق رات بھی ہو، تو عامیوں کے لیے وہ رات ایک
ہزار مہینے سے بہتر ہو سکتی ہے — ممکن ہے وصالِ حق سے
مشرّف ہونے والے کے لیے وہ صدیوں پہ محیط خوش آئند
لمحات سے بہتر ہو
علامہ یوسف نبہانیؒ کو ایسی ہی رات ملی۔ ۲۹ رمضان اور وصلِ حق۔
میرے لیے بہت زیادہ لائقِ احترام ہستی، میرے والدِ گرامی راجا غلام محمد
رحمۃ اللہ بھی اسی رات کو واصل بحق ہوئے تھے۔
شادیٔ ارتحال اور ۲۹ رمضان

سوال وجواب

سَیِّدِیْ یَا أَبَا الْبَتُوْلِ سُؤَالٌ
مِنْ فَقِیْرٍ جَوَابُہُ الْاِعْطَاءُ

میرے آقا، سیّدہ فاطمۃ الزہراؓ کے بابا جان! (صلی اللہ علیہ وسلم)
فقیر کا ایک سوال ہے جس کا جواب عطا ہے۔

——— علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانیؒ

فہرست

علامہ یوسف بن اسماعیل النبھانیؒ
ایک عظیم مدح نگار [illegible] ۵

[illegible]
طیبۃ الغراء فی مدح سید الانبیاء [illegible] ۵۷

المجموعۃ النبھانیہ
فی المدائح النبویہ
عربی نعت کا ایک وقیع مجموعہ [illegible] ۷۹

علامہ یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایک عظیم مدح نگار

تحریر: ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
(ڈائریکٹر کالجز، فیصل آباد)

مدح نگاری ایک انفعالی عمل کا فعال اظہار ہے' اس لئے مدح نگار بیک وقت تاثر پذیر بھی ہے اور اثر آفرین بھی۔ وہ ممدوح کی ذات اور اس سے نمایاں ہونے والی صفات کو قبول کرتا ہے اور پھر اس قبولیت کا اظہار شدتِ جذبات کے جلو میں کرتا ہے۔ اس دوگونہ عمل میں اگر کسی جانب کی تہذیب و تصحیح مناسب نہ ہو تو نتیجہ غیر تسلی بخش نکلتا ہے' اس لئے مدح نگار کی تاثر پذیری کی اصلاح بھی ضروری ہے اور اس کے جذبات کے اظہار کی تہذیب بھی درکار ہے۔ اسلام طرفین کی اصلاح کا ضامن ہے۔ ممدوح کا انتخاب بھی غور و فکر کا متقاضی ہے کہ غیر مستحق ممدوح نہ بنے اور مستحق نظر انداز نہ ہو۔ اور مدح کو آداب آشنا ہونا چاہیے تاکہ فرقِ مراتب کی فطری ضرورت کا احساس باقی رہے۔ قرآنِ مجید میں انبیاء کرام علیہم السلام اور مومنین کے اوصاف کا تذکرہ ہے اور اندازِ تحسین اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ جلوہ فگن ہے' کفار و مشرکین کے کردار کے سیاہ گوشے بھی مذکور ہیں اور طرزِ اظہار موضوع سے ہمہ پہلو ہم آہنگ ہے۔ اسی طرح احادیث میں وصفِ جمیل اور کردارِ ناقبول کی متعدد مثالیں موجود ہیں' اعمالِ صالحہ پر تحسین اور افعالِ مذمومہ پر تعریض صرف ذاتی جذبے کی تسکین کے لیے نہیں ہوتی' اس سے متضاد و متفاوت اعمال کے درمیان خطِ امتیاز کھینچنا بھی مقصود ہوتا ہے تاکہ بہتر کی ترغیب اور بدتر سے اجتناب کا رویّہ پیدا ہو۔

خوش آئند اعمال پر اظہارِ خوشنودی اور قابلِ گرفت افعال پر اظہارِ ناراضی

انسان کی فطرت کا خاصہ ہے۔ وہ خوش ہوتا ہے تو اس کا اعلان کرتا ہے اور ناراض ہو تو ردِ عمل دیتا ہے۔ اسلام انسان کو اس فطری حق سے محروم نہیں کرنا چاہتا' البتہ وہ اس حق کو عینِ فطرت اور عینِ واقعہ بنانے کا خواہش مند ضرور ہے۔ اسلام کی یہی رَوش تھی کہ مدح نگاری پر کوئی ناروا پابندی عائد نہیں کی گئی بلکہ اظہارِ جذبات کی مناسب راہ دکھائی گئی تاکہ یہ فطری تقاضا فطری حدود کے اندر پورا ہو۔ روایاتِ حدیث کے عظیم ذخیرے میں متعدد ایسی روایات موجود ہیں جو مدح کو آزادی عطا کرتی ہیں مگر صنوبر کی طرح پابہ گِل بھی دیکھنا چاہتی ہیں۔ حدیث پاک ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ" (جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا' وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔)

اسی مضمون کی حدیث حضرت ابُو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں انعام و اکرام انسان کو سپاس گزاری کی دعوت دیتے ہیں مگر یہ تبھی ممکن ہے کہ انسان حق شناس ہو' اس کے مزاج میں محسن کے احسانات پر ممنونیت کا جوہر موجود ہو۔ انسان کا دوسرے انسانوں سے یہ اخلاقی رویّہ اُس کے فطری رویّہ کا عکاس ہو گا۔ بندوں کے حُسنِ سُلوک کے جواب میں شکر گزاری کی عادت اس کے اپنے خالق کے سامنے سرنگوں ہونے کا ابتدائیہ بنے گی۔ حدیث میں احسان پر شکریّہ کی ترغیب ہے' یہی شکریّہ شعر کے قالب میں ڈھلے تو مدح بنتا ہے اور یہ مدح' حمد کی تمہید بنتی ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ" (رسولُ اللہ صلّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم سے عرض کیا گیا کہ آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو بھلائی کا کام کرتا ہے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ فرمایا یہ تو مومن کی بشارت میں عجلت کرنے والے کا کام ہے۔)

عملِ خیر پر مدح کو جنت کی پیشگی بشارت فرما کر واضح کر دیا کہ نیک اعمال کو

سراہنا چاہیے تاکہ ان کی ترویج ہو اور یہی مدح کی بنیاد ہے۔ کتبِ حدیث میں کتاب المناقب' کتاب الفضائل کا وجود اسی رویّے کا اظہار ہے۔ یہ مدح کا روشن اور جائز پہلو ہے' اگرچہ احادیث کی خاصی تعداد غیر محمود مدح کی مذمت میں بھی وارد ہوئی ہے۔ حضرت ابُو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيْهِ فِي مِدْحِهِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ" (نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا کہ وہ کسی کی تعریف کر رہا تھا اور تجاوز کر رہا تھا۔ فرمایا تم نے ہلاک کر دیا یا یہ کہ اُس کی کمر توڑ دی) معلوم ہوا کہ ثنا یا مدح' ممدوح کے لیے ابتلا کا باعث ہوتی ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس سے اس کی شخصیت کی اُٹھان مجروح ہو اور وہ غلط رَوش پر چل کر ہلاکت کا شکار ہو جائے۔

ان احادیث سے مدح نگاری کی تردید نہیں ہوئی' تہذیب ہوئی ہے تاکہ وہ حقائق سے صرفِ نظر نہ کریں اور انتخاب میں محتاط رہیں' اس لیے کہ جب مدّاحین واقعہ سے بڑھ کر بیان کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی نوازش سے زیادہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو رحمتِ پروردگار کے اعتراف میں گستاخی ہے اور فریبِ نفس بھی' اس لیے ایسے مدّاحین کے مُنہ کو مٹّی سے بھر دینے کا حکم دیا گیا[1]

طمع' خواہش اور حرص و آز' مدح کے محرک بن جائیں تو مدح باطل قرار پاتی ہے جبکہ اظہارِ ممنونیت کا مخلصانہ رویّہ مدح کو محترم بناتا ہے۔ اصل چیز وہ محرک ہے جس کی کوکھ سے مدح جنم لیتی ہے۔ اسلام' خیالات کو شائستگی اور الفاظ کو متانت عطا کرتا ہے۔ مدح مدّاح کی نوازش نہیں ہے بلکہ موافقِ حقیقت خصائل کے اعتراف کا فریضہ ہے' اس لئے اسلامی تعلیمات میں مدح کے حدود متعیّن ہیں' یہ موافقِ واقعہ' غلو سے مبرّا' حسین حرفوں کا پیکر' بلاغت کا مرقّع اور مخلص و نیک طینت انسان کے دل کی آواز ہے۔ اس میں نفسانی خواہشات اور مادی مفادات کی رذالت نہیں ہوتی۔ یہ ممدوح کا قرض سمجھ کر ادا کی جاتی ہے اور ممدوح کے مقام و مرتبہ کے لائق الفاظ و

اسالیب پر مشتمل ہوتی ہے۔ اسلام جب عام مدح نگاری کو اس قدر ضوابط کا پابند بناتا ہے تو اس کی ارفع ترین شکل اور اس کے بلند ترین مظہر یعنی مدحِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں کس طرح غیر حقیقی جذبات، مصنوعی خیالات اور غیر معیاری کلمات برداشت کرے گا۔ مدحِ خواجۂ گروہاں پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صداقت شعاری ضروری ہی نہیں، فرض ہے۔ یہ تذکرہ کائنات کے سب سے بڑے صادق کا ہے جس کی پوری زندگی سے صداقت عکس ریز تھی، جو صداقت کا پیغام بر بھی تھا اور صداقت شعاری کا اعلیٰ ترین اُسوہ بھی، اس لیے مدّاحین کے لیے قدم قدم پر احتیاط لازم ہے کہ یہاں صرف ایک صنفِ سخن کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنے کا مسئلہ نہیں، ایمان کی سالمیت کا بھی سوال ہے، یہ راہ پُرخطر ہے اس لیے حزم و احتیاط شرط ہے۔ ذاتِ گرامی کا ہمہ صفت موصوف ہونا سہولت بھی بہم پہنچاتا ہے اور راستے کی مشکلات کی بھی خبر دیتا ہے۔ یہاں تو "جنبشِ لب خارج از آہنگِ خطا ہے"۲ افراط و تفریط کی دو طرفہ حد بندی نے اس راہ کو پل صراط بنا دیا ہے جہاں بڑے بڑوں کے قدم لرزتے ہیں۔ حاضرِ دربار کی کیفیت کچھ اس طرح کی ہے کہ

نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا:

"حقیقۃً نعت شریف بہت مشکل کام ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں۔ اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے، اگر شاعر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے، جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض حمد میں ایک جانب کوئی حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔"۵

مدحِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشکل ترین صنف ہے مگر اہلِ اسلام نے اس پر کامیابی سے چل کر خود کو اہل ثابت کیا ہے۔ چودہ سو سال کی تاریخ گواہ ہے کہ قریہ قریہ، شہر شہر، مدحتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ترانے گائے جاتے رہے۔

عوام ہوں یا خواص سب اس حیطۂ عقیدت میں یکساں شامل رہے، مدائحِ نبویہ کی طویل روایت اسلامی تاریخ کا ایسا شرف ہے جس پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔

مدحِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا تاریخی سفر تو آغازِ کائنات سے شروع ہو گیا، اور پھر تخلیق کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ پھیلتا گیا ہے۔ رُشد و ہدایت کے تمام سلسلوں نے صراحۃً یا کنایۃً خبر دی اور مدحت سرائی کی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو "وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ"۵ (میں اپنے بعد آنے والے رسول کی بشارت دے رہا ہوں جن کا نام احمدؐ ہو گا) کہہ کر طلوعِ آفتاب کے آثار کی نشاندہی کر دی جس سے اشتیاق بڑھا۔ محفلِ ولادت کی تاریخ بے شمار واقعات کو اپنے دامن میں لیے ہوئے آنے والے ممدوحِ کل کے خیر مقدمی ترانے گاتی محسوس ہوتی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے پوری کائنات "نویدِ بادِ بہاری" کے لیے سراپا انتظار تھی۔ آفتابِ نبوت ہویدا ہوا تو نظریں اس کی کرنوں کی ضیا پاشیوں میں مسحور ہو گئیں۔ شاید ہر مرد و عورت کو "نطق" کی دولت سے اس لیے نوازا گیا کہ وہ اپنی عقیدے کے گجرے اس مقدس وجود کے حضور پیش کرے۔ ابن رشیق کہتے ہیں:

"بنو عبدالمطلبؓ کے مرد و عورت میں سوائے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کوئی ایسا نہ تھا جو شعر نہ کہتا ہو۔"۶

یعنی ممدوح ایک اور باقی سب مدّاحین۔ انصارِ مدینہ کے ہاں شعر گوئی اتنی عام تھی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "قَدِمَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِی الْاَنْصَارِ بَیْتٌ اِلَّا وَهُوَ یَقُوْلُ الشِّعْرَ قِیْلَ لَهٗ وَاَنْتَ اَبَا حَمْزَةَ قَالَ وَاَنَا"۷ کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے ہاں یعنی مدینۂ منورہ آئے تو انصار کے تمام گھرانوں میں شعر کہا جاتا تھا کہا گیا کہ اے ابُو حمزہ (یعنی حضرت انسؓ) آپ بھی شعر کہتے تھے؟ کہا میں بھی۔

حافظ ابنِ عبدالبر (م ۴۶۳ھ) نے ایک سو بیس مدح گو صحابہؓ کے نام گنوائے ہیں، حافظ ابن سید الناس (م ۷۳۴ھ) نے اسی موضوع پر میمیہ قصیدہ لکھا اور پھر

اس کی "منح المدح" کے نام سے شرح تحریر کی جس میں ترتیب ہجاء سے دو سو صحابہؓ کے نام شامل کیے ہیں۔ مدح نگاری کا معلوم سلسلہ مکی زندگی سے ہی شروع ہو گیا تھا مگر وہاں کی فضا ناموافق تھی اس لیے جذباتِ مدح اندر ہی اندر مچلتے رہے۔ مدینۂ منورہ میں ذاتِ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے جلوے عیاں تر تھے۔ مکۂ مکرمہ میں تو آپ ایک قریشی النسل نیک طینت انسان تھے جو معاشرے کی اصلاح کی خاطر اور دین کی تبلیغ کے لیے مسلسل مصائب کا شکار تھے، مگر مدینۂ منورہ میں آپ ایک سلطنت کے بانی، ایک معاشرے کے محرک، ایک تہذیب کے موجد اور ایک طرزِ حیات کے پیغام بر تھے۔ آپ مبلغ بھی تھے اور مفکر بھی، مصلح جو بھی تھے اور مجاہد بھی، راہنما بھی تھے اور راہبر بھی، نظریات دہندہ بھی تھے اور ان پر عامل بھی۔ سپہ سالار بھی تھے اور مردِ میدان بھی، غرضیکہ وجودِ انور کے بوقلموں رُخ تھے اور متعدد گوشے تھے۔ ہر رُخ ضوفشاں اور ہر گوشہ مثلِ ماہ نوری تھا۔ عرب فطرت حقائق آشنا تھی اور جذبوں کو لفظوں میں ڈھالنے کا فن بھی جانتی تھی اس لیے یہ وجودِ مقدس اُن کے دلوں کی دھڑکن اور لبوں کی آواز بنا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آفتابِ نبوت سے بلا فصل مستنیر ہوئے اس لیے سراپا سپاس بن گئے۔ دنیا نے عقیدت و محبت کے ان گنت گلدستے پیش ہوتے دیکھے۔ اس جماعت کے سرخیل، تائیدِ روح القدس کے حامل حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ تھے جن کا حوالۂ زیست ہی مدحِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنا۔ بے حد نوازشوں سے نوازے گئے اور آنے والوں کے لیے مدح نگاری کے پیغام بر قرار پائے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی سیماب صفت طبیعت آخر "بانت سعاد" کا گلدستہ لئے حاضر ہوئی اور ردائے رحمت سے بامراد ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ، رُخِ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہدایت کا کفیل اور نجات کا وسیلہ گردانتے رہے۔ ان کے علاوہ حضرت کعب بن مالکؓ، ابو سفیان بن الحارثؓ، العباس بن مرداسؓ، النابغہ الجعدیؓ، عبداللہ بن الزبعریؓ اور کثیر تعداد صحابہؓ اس سلکِ مروارید کے گہرِ تابدار تھے، یہ سلسلۂ شفاعت

اسی عزیمت سے رواں دواں رہا۔ اس میں مفسرین و محدثین بھی ہیں، ائمۂ لغت و علماء نحو بھی، درویشِ خدا مست بھی ہیں اور صاحبِ شوکت و حشمت بھی۔ ان متعدد اسماء میں الصرصری (م ۶۵۶ ھ)، الوتری (م ۶۶۲ ھ)، الشہاب محمود الحلبی (م ۷۲۵ ھ)، امام بوصیری (۶۹۶ ھ)، لسان الدین بن الخطیب (م ۷۷۶ ھ)، ابنِ نباتہ (م ۷۶۸ ھ)، البرعی (م ۸۰۳ ھ)، ابنِ خلدون (م ۸۰۸ ھ)، الفیروز آبادی (م ۸۱۷ ھ)، ابن حجۃ الحموی (م ۸۳۷ ھ)، النواجی (م ۸۵۹ ھ)، الشہاب المقری (م ۱۰۴۱ ھ)، اور عبدالغنی النابلسی (م ۱۱۴۳ ھ)، نے بڑا نام پایا۔

بارھویں صدی ہجری کے آخر تک سقوطِ بغداد کا طاری اضمحلال اپنی انتہا کو پہنچا، منتشر حکومتیں اور دست و گریباں سلطنتیں یورپ کی منظم یلغار کے سامنے سپر انداز ہو گئیں، عثمانی سلطنت اپنی بساط لپیٹ رہی تھی، عالمِ عرب پر اس کی حکومت تھی مگر سلطنتِ عباسیہ کے ایامِ زوال کی طرح اس کی حیثیت ایک یادگار کی سی تھی جس کا احترام تو تھا، وقار نہ تھا۔ مصر میں ممالیک نائب آلِ عثمان کہلانے کے باوجود خود سر اور لاتعلق تھے۔ یہ وہ دور تھا جب عالمِ اسلام غلامی کے گہرے سایوں کی زد پر تھا، بے بسی کا یہ عالم کہ آزادی کی تڑپ بھی دم توڑ رہی تھی۔ تیرھویں صدی جمود و بے بسی کی صدی تھی مگر چودھویں صدی میں زندگی کے آثار نمودار ہونے لگے، تحریکیں ابھرنے لگیں اور جدوجہد بار آور ہونے لگی۔

یہ تھا سیاسی پس منظر جس کے حوالے سے مدحِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ گفتگو پیش کی جا رہی ہے۔ بہتر ہو گا کہ چند حقائق واضح کر دیے جائیں تاکہ تفہیم میں کوئی دقت نہ ہو۔

غلامی ایک ایسی بے بسی کو کہتے ہیں جس کی مداومت سے انسانی جوہر دھندلانے لگتا ہے، خوب و زشت کی تمیز اور عزت و ذلت کا امتیاز اُٹھ جاتا ہے، بارھویں اور تیرھویں صدی میں باعزت زندگی کا تصور نہ رہا تو بلند نظری بھی گہنا گئی، مدحِ رسالت معروضی ہو یا موضوعی، ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوالے سے

وجود پذیر ہوتی ہے جس میں شاعر کی ذات اور ماحول اثر انداز ہوتا ہے۔ اس دور میں قومی نقاہت کا یہ عالم تھا کہ دربارِ رسالت کی طرف اُٹھنے والی پکار بھی دم بخود تھی اس لیے یہ صدی نعت کے خمول کی صدی ہے۔

عالمِ اسلام پر بے چارگی مسلط تھی' ذہنی توانائیاں کسبِ رزق میں مصروف تھیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جب شکم کے مسائل گمبھیر ہو جائیں تو عقلی اور شعوری قوتوں کو زوال آ جاتا ہے' شعر اور مدحِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تو ذہنی صلاحیت کے ساتھ ذہنی وابستگی بھی چاہتے ہیں جو اُن دنوں مفقود تھی اس لیے نعتیہ شاعری کی دُنیا بے کیف رہی۔

مدحِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک فعّال عمل ہے۔ شاعر صرف لفظوں کے تار و پود ہی نہیں سنوارتا' اپنے وجود کا حصّہ بھی ڈالتا ہے۔ شعر اس کے اپنے وجود کا عکاس ہوتا ہے کہ اس میں اس کا باطن شریک ہوتا ہے۔ مدحیہ شعر تو ممدوح اور مداح کے درمیان رابطہ کی کڑی ہے اور جب یہ رابطہ کمزور ہو تو شعر ایک ایسا وجود ہوتا ہے جس کی روح نہ ہو۔

ان اسباب نے مدحیہ اور نعتیہ ادب کو بہت نقصان پہنچایا مگر قدرت کے فیصلے انمول ہوتے ہیں اور حکمت آمیز بھی۔ یورپ کا عروج عالمِ اسلام کے زوال کی خشتِ آخر تھی اور یہی اس میں آزادی کی تحریکوں کی خشتِ اوّل بھی تھی۔ آزادی کا شعور ابھرنے لگا۔ یورپی استعمار نے غلاموں کے لیے اچھا رزق تو مہیا کیا مگر انھیں آزادی کی نعمت دینے سے انکار کیا۔ آزادی کے شعور اور طلب پر قدغن نے ردِّ عمل پیدا کیا۔ خواہش دل و دماغ پر چھائی تو آتشِ نفس سے اس میں حدّت آ گئی اور بالآخر شعلۂ جوّالہ کی صورت اڑنے لگی۔ مسلمان قوم کی حالت اس زیرِ دام پرندے کی سی تھی جو آزادی کی تڑپ میں جال سے اُلجھ رہا ہو اور الغیاث پکارتا ہو۔ اس پکار نے دربارِ رسالت کی راہ دکھائی اور استمداد و استغاثے کے رُوپ میں مدحیہ شاعری کا آغاز ہوا۔ سقوطِ بغداد کے بعد دلی جذبات الصرصری اور البوصیری کے وجود میں مچلنے لگے'

اب البارودی (م ۱۳۲۲ھ)' احمد شوقی (م ۱۳۵۱ھ)' احمد محرم (م ۱۳۶۴ھ)' اور خاص طور پر امام یوسف النبہانی (م ۱۳۵۰ھ)' کا روپ دھارنے لگے۔ نعتیہ ادب نے اعتمادِ نفس اور ذہنی استواری عطا کی۔ نت نئے معاشرتی مسائل' رزق کی مساوات کا جدید تصوّر' یورپ کی حاکمیت' تہذیبی یلغار اور نظریاتی مغالطوں کا سلسلہ مدحیہ شاعری کا حصّہ بنا' شعرِ عقیدت کے اظہار کے ساتھ ساتھ دفاعِ عقیدہ' صیانتِ نظریہ اور استحکامِ ملّت کا ذریعہ بنا۔ اس فضا میں علامہ یوسف النبہانیؒ نے مجاہدانہ کردار انجام دیا' شعر کی ضرب بھی لگائی' حفظِ ماسلف کا فرض بھی ادا کیا۔ ملّت کو حوصلہ' ایمانیات کو توانائی اور عقیدت کو جولانی عطا کی۔ زبان و قلم کی بے پناہ قوت سے ملّتِ اسلامیہ پر ایسے ایسے احسان کیے کہ ان کا اعتراف فرض بھی ہے اور قرض بھی۔ یہ مختصر مضمون اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانیؒ

علامہ یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسماعیل بن حسن بن محمد ناصر الدین الشافعی البیروتی کی کنیت ابو المحاسن تھی۔ فلسطین کے ایک قدیم بادیہ نشین قبیلہ "نبہان" کی نسبت سے نبہانی کہلائے۔ آپ ارضِ شام کے قصبہ اجزم جو شمالی فلسطین میں حیفا سے ۲۵ کلومیٹر جنوب میں واقع ہے' ۱۲۶۶ھ میں پیدا ہوئے۔ دیگر سوانح نگار مثلاً الزرکلی اور صاحب معجم المؤلفین نے ۱۲۶۵ھ پر اعتماد کیا ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والدِ محترم اور مقامی علما سے حاصل کی' ۱۲۸۳ھ میں مزید تعلیم کے لیے مصر کا قصد کیا اور جامعہ ازہر میں داخلہ لیا' ۱۲۸۳ھ سے ۱۲۸۹ھ تک جامعہ ازہر کے فاضل اساتذہ سے کسبِ علم میں مصروف رہے اور سندِ فراغت حاصل کی۔ ۱۲۹۱ھ میں نابلس کے قصبہ جنین میں قاضی مقرر ہوئے' پھر استنبول چلے گئے۔ وہاں رسالہ "الجوائب" کے ادارۂ تحریر میں شامل ہو گئے' ادارے کی تمام مطبوعات کی تصحیح بھی آپ کے فرائض میں شامل تھی۔ ۱۲۹۶ھ میں شام لوٹ آئے۔ ولایتِ موصل کے شہر کوی سنجق میں قاضی مقرر ہوئے۔ استنبول' موصل' حلب' دیار بکر' شہرزور' بغداد' سامرا' بیت المقدس

سے سفر کیے۔ پہلے لاذقیہ کے محکمۂ عدل کے رئیس مقرر ہوئے، پھر اسی منصب پر بیت المقدس گئے۔ ۱۳۰۵ھ میں بیروت میں محکمۂ حقوق کے رئیس بنا دیے گئے، بیس سال سے زائد عرصہ بیروت میں اس عہدے پر بسر کیا اور بالآخر دیارِ مدینہ کی تڑپ انہیں حجاز لے آئی۔ ایک طویل مدت مدینۂ منورہ میں حاضرِ دربار رہنے کی سعادت پائی، آپ کی سرمستی اور ان کا سوز و گداز بعض ظاہر پرستوں کو اچھا نہ لگا۔ علامہ نبہانی محبِ صادق تھے اور محبت دوئی پسند نہیں ہوتی لیکن یہ ضرور ہے کہ محب اپنے محبوب کے خلاف کسی مخفی اشارے کو بھی بھانپ لیتا ہے اور ردِ عمل پر اتر آتا ہے۔ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا، آپ نے ایک قصیدہ جو "الرائیہ الصغریٰ" کے نام سے مشہور ہے اور پانچ سو پچاس اشعار پر مشتمل ہے، دربارِ رسالت کے حوالے سے سُنّت کی تعریف اور بدعت کے رد میں لکھا جس میں ضمناً چند مشہور شخصیات کا تذکرہ بھی ہوا۔ اس پر بعض معاندین سازش کرنے لگے جس کے نتیجے میں ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء میں آپ گرفتار ہو گئے۔ علامہ نبہانی اِس سازش کے خلاف خود لکھتے ہیں:

"ذلک بناء علی تعصب الکافرین والمنافقین اللئام الذین اوقعوا الفساد بینی و بین الحکومۃ بایھا مھم ایّاھا أنی اربک بین رعایا ھا بکتبی و قصائدی التی دالفت بھا عن دین الاسلام و نافحت بھا عن سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ولا سیما الرائیۃ الکبریٰ فی وصف الملۃ الاسلامیۃ والملل الاخری التی اثبت فیھا الکلام فی الرد علی النصارٰی فی مقابلۃ تعرضھم لدین الاسلام و الرائیۃ الصغریٰ فی ذم البدعۃ و مدح السنۃ الغراء التی اثبت فیھا الرد علی اھل البدع و الضلال اللئام الّذین یدعون الاجتھاد ویسعون فی الارض الفساد"[22]

(یہ سب کچھ کافروں اور کم ظرف منافقوں کی فتنہ سازی کی وجہ سے ہوا جنہوں نے میرے اور حکومت کے مابین فساد بپا کیا، اس گمان پر کہ میں اپنی کتابوں اور اپنے قصائد کے ذریعے رعایا میں عدمِ استحکام پیدا کرتا ہوں جبکہ وہ قصائد ایسے تھے جن کے

ذریعے میں نے دین کا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دفاع کیا تھا۔ خاص طور پر قصیدہ الرائیہ الکبریٰ (اس میں سات سو پچاس شعر ہیں) جو ملّتِ اسلامیہ اور دیگر ملتوں کے بارے میں ہے اور جس میں عیسائیوں کی دینِ اسلام کے خلاف مہم کا بھرپور رد ہے اور دوسرا قصیدہ الرائیہ الصغریٰ (جس میں پانچ سو پچاس شعر ہیں) سنّتِ پاک کی مدح اور بدعت کے رد میں ہے جس میں اہلِ بدعت و ضلال کے دعویٰ اجتہاد اور مبنی بر فساد منصوبوں پر شدید گرفت ہے۔)

مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ نے ایک عینی شاہد کے طور پر یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ "ایک دفعہ سلطان عبدالحمید نے مدینہ کے گورنر بصری (پاشا) کو علامہ یوسف نبہانی کی گرفتاری کا حکم دیا۔ گورنر بصری علامہؒ کا انتہائی معتقد تھا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطان کا حکم نامہ پیش کیا۔ علامہ یوسف نبہانی ملاحظہ فرماتے ہی گویا ہوئے "سَمِعْتُ وَ قَرَأْتُ وَ اَطَعْتُ" (میں نے سنا، پڑھا اور اطاعت کی) گورنر بصری عرض کرنے لگا، حضرت! گرفتاری تو ایک بہانہ ہے، گورنر ہاؤس تشریف لائیے۔ آپ میرے ہاں بحیثیتِ مہمان ہی ہوں گے۔ اس بہانے مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے گا۔ جو علما و فضلا اور مشائخ آپ سے ملاقات کے لیے آئیں گے، وہ بھی میرے ہی مہمان ہوں گے۔ آپ کے عقیدت مندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے۔ آپ کا گورنر ہاؤس میں قیام قید نہیں، محض سلطان کے حکم کی تعمیل کے لیے ایک حیلہ ہے"[23] علامہؒ اس قید کے بارے میں خود فرماتے ہیں:

"حُبِسْتُ فِی الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ مدّۃ اسبوع ولکن بِالْاِکْرَامِ وَ الْاِحْتِرَامِ"[24] (مجھے ایک ہفتے کے لیے مدینۂ منورہ میں اکرام و احترام کے ساتھ بند رکھا گیا۔) پھر جب الزامات کی تحقیق ہوئی اور کسی سازش کا سراغ نہ ملا تو رہا کر دیے گئے۔ فرماتے ہیں" فأمرت بتخلیہ سبیلی و اظھر لی کبار رجالھا الندم علی ما کان"[25]۔ (حکومت نے میری رہائی کا حکم دے دیا اور اکابرِ حکومت نے جو ہوا، اس پر افسوس کا اظہار کیا۔)

انھی دنوں جنگِ عظیم اوّل شروع ہوئی' دنیا کا امن اور حکومتوں کا توازن بگڑنے لگا تو علامہ نبہانیؒ اپنے وطنِ مالوف اجزم لوٹ آئے' درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے' متعدد لائقِ استفادہ تالیفات مرتب کیں۔ اکثر آپ کی زندگی ہی میں طبع ہو گئیں اگرچہ بعض طباعت کے مراحل سے نہ گزر سکیں جن کی اشاعت اہلِ علم و دانش اور اصحابِ ذوق پر قرض رہا۔ علامہ نبہانیؒ نے پچاسی سال کی عمر میں رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۲ء کے سعادت بھرے ایّام میں رختِ سفر باندھا' تاریخِ وفات ۲۹ رمضان ہے اگرچہ بعض نے ۲۳ رمضان بھی تحریر کی ہے۔[27]

راہ نوردِ شوق

علامہ النبہانیؒ نے اپنے دور کے جلیل القدر علما سے استفادہ کیا تھا' جامعہ ازہر کے دینی و ادبی ماحول میں رہے تھے' ان کے فاضل اساتذہ میں المعمر الشمس محمد الدمنہوری' البرہان السقا المصری' الشمس محمود حمزہ الدمشقی' محمد بن عبداللہ القاوقجی الدمشقی' الشمس الانبابی المصری' عبدالہادی الابیاری المصری' ابراہیم الزرو الخلیلی المصری' المعمر محمد امین البیطار' شیخ ابوالخیر بن عابدین اور عبداللہ بن ادریس السنوسی[28] کے علاوہ شیخ احمد الاجہوری الشافعی' شیخ حسن العدوی المالکی' شیخ عبدالرحمن الشربینی الشافعی' شیخ عبدالقادر الرافعی الحنفی الطرابلسی اور شیخ یوسف البرقاوی الحنبلی بھی شامل ہیں۔[29] اکتسابِ علم کے ساتھ ساتھ علامہ النبہانیؒ معرفت کے حصول کے لیے کوشاں رہے۔ شاید انھیں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) کے والدِ گرامی حضرت مولانا سیف الدین کا یہ فرمان پہنچ چکا تھا کہ آپ نے حضرت شیخ کو درسیات سے فراغت پر فرمایا تھا کہ بیٹا علم پڑھ لیا مگر یہ ضرور یاد رہے کہ تو "مُلّائے خشک و ناہموار نباشی"[30] (صرف خشک اور نامستقیم اور کھردرا سا مُلّا نہ بن جانا) مقصود یہ تھا کہ علم معتبر سہی' اس کا حصول ایک نعمت سہی لیکن جب تک علم واردات میں نہ ڈھلے' حرف شناسی سے زیادہ کچھ نہیں۔ یہ ذہنی بالیدگی کا عمل ہے جو جوارح پر طاری ہونا چاہیے اور یہ کاملین کی صحبت کے بغیر ممکن نہیں۔ علامہ نبہانیؒ اس راز کو پا چکے تھے اس لیے

قریہ قریہ گھومے' مختلف سلاسل سے رابطہ رکھا اور ہر دروازے پر دستک دی کہ مقصد اجتماعِ حسنات تھا چنانچہ آپ نے سلسلۂ ادریسیہ' شیخ اسماعیل نواب مہاجر مکی' سلسلۂ رفاعیہ' شیخ عبدالقادر ابو رباح الدجانی الیافی' سلسلۂ خلوتیہ' شیخ حسن رضوان الصعیدی' سلسلۂ شاذلیہ' شمس محمد بن مسعود الفاسی اور علی نور الدین الیشرطی' سلسلۂ نقشبندیہ' غیاث الدین اربلی اور حضرت امداد اللہ مہاجر مکی' اور سلسلۂ قادریہ' حسن بن علاوۃ الغزی سے حاصل کیا' ان کے علاوہ شیخ محمد سعید الحبال الدمشقی' شیخ احمد بن حسن العطاس' شیخ سلیم المسوتی الدمشقی' شیخ حسین بن محمد بن حسین الحبشی الباعلوی' شیخ عبداللہ السکری الحنفی الدمشقی اور ابو عبداللہ محمد سے روایت و اجازت کا فیض پایا۔ مدینۂ منورہ میں قیام کے دوران میں شیخ محمد سعید المغربی سے دلائل الخیرات کا سماع نصیب ہوا اور اجازت حاصل کی۔[31] علم و عمل کے اس گداز نے طبیعت میں توازن' روح میں بحرِ بے کنار کا سا خروش اور نگارشات میں پختگی اور وقار پیدا کر دیا۔ اس دور میں جبکہ اسلامی تعلیمات پر توجہ کم ہوتی جا رہی تھی' ماحول کی ناسازگاری اور مادیت کی یلغار کی چکا چوند نے بڑے بڑے آستانوں اور حرم کدوں کو ویران کر دیا تھا' علامہ النبہانیؒ کے دل میں عشق کی وہ شمع روشن رہی کہ اس کی لَو ان کی تالیفات کے ورق ورق سے آج بھی صاحبانِ علم اور متلاشیانِ راہِ حق کو مہکا رہی ہیں۔ اسے علم کا جلال کہیے یا معرفت کا جمال کہ آپ ہر عشق پیشہ کے لیے سراپا انکسار اور ہر گردن فراز کے لیے شمشیرِ بے نیام تھے' آپ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ[32] (کافروں پر شدید اور آپس میں رحیم) کی تصویر اور علامہ اقبالؒ کے اس شعر کی تعبیر تھے کہ

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل تو فولاد ہے مومن

مؤلفات

علامہ نبہانیؒ عصرِ حاضر کے ایسے صاحبِ تصنیف بزرگ ہیں جنھیں قدیم علما کی

[illegible]

اور وسعتِ فکر کی وضاحت ہو سکے۔

[illegible]

[illegible] (... آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) [illegible]

سید العلیم اشرف قادری نے "برکاتِ آلِ رسول" کے نام سے کیا

۵۔ [illegible] فی [illegible] الرسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۶۔ [illegible] علی سید السادات (علیہ الصلاۃ والسلام)

الانوار المحمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مختصر المواہب اللدنیہ

[illegible] (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۷۔ [illegible] فی مدح سید الانبیاء (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مع حاشیہ

۸۔ الاحادیث الاربعین فی فضائل سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۹۔ الاحادیث الاربعین من امثال افصح العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۰۔ سعادۃ المعاد فی موازنۃ بانت سعاد

۱۱۔ حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۱۲۔ خلاصۃ الکلام فی ترجیح دین الاسلام

۱۳۔ سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۱۴۔ رسالہ فی مثال النعل الشریف

۱۵۔ صلوات الثناء علی سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ

۱۶۔ القصیدۃ [illegible] فی مدح سید الخلق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۱۷۔ ہادی المرید الی طرق الاسانید

۱۸۔ القصیدۃ السعادات [illegible] فی مدح سید السادات (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۹۔ جامع الصلوات و مجمع السعادات

۲۰۔ الفضائل المحمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۲۱۔ الورد الشافی مختصر الحصن الحصین

۲۲۔ [illegible] فی الاستغاثۃ باسماء اللہ الحسنیٰ

۲۳۔ الصلوات الالفیہ فی الکمالات المحمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۲۴۔ ریاض الجنۃ فی اذکار الکتاب والسنۃ

۲۵۔ الاستغاثۃ الکبریٰ باسماء اللہ الحسنیٰ

۲۶۔ ۲۷۔ المجموعۃ النبہانیہ فی المدائح النبویہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مع حاشیہا

۲۸۔ العلامۃ الوفیۃ فی رجال المجموعۃ النبہانیۃ

[illegible] ۱۲۹۸ھ [illegible] ۱۳۰۹ھ [illegible] ۱۳۲۵ھ [illegible] طبع ہوئی ہیں

[illegible]

مولانا جو بقول ان کے تکمیل پذیر تھیں:

[illegible]

[illegible]

المصطفی البابی الحلبی اولادہ مصر سے طبع ہوا۔

[illegible]

۳۱۔ ارشاد الحیاری فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاری

۳۲۔ الاسالیب البدیعہ فی فضل الصحابۃ و اقناع الشیعۃ

۳۳۔ السہام الصائبۃ لاصحاب الدعاوی الکاذبہ

[illegible]

مکتبہ حامدیہ سے شائع ہوا ہے، عربی متن بھی مطبوع ہے۔

۳۵۔ ھدایۃ الرحمٰن فی الرد علی ھدایۃ الشیطان

۳۶۔ قصیدۃ الرائیۃ الکبریٰ۔ سات سو پچاس اشعار کا قصیدہ

۳۷۔ قصیدۃ الرائیۃ الصغریٰ۔ پانچ سو پچاس اشعار کا قصیدہ

[illegible]

سے ذکر کیا ہے:

[illegible]

[illegible]

بھی ہے، اس کا اُردو ترجمہ بھی قسط وار شائع ہو رہا ہے۔

[illegible]

عظیم لائق استفادہ کتاب۔

۴۰۔ الاحادیث الاربعین فی وجوب طاعۃ امیر المؤمنین

[illegible]

۴۲۔ احسن الوسائل فی نظم اسماء النبی الکامل صلی اللہ علیہ وسلم (...

منظوم)

[illegible]

[illegible]

۴۵۔ اتحاف المسلم

۴۶۔ مختصر ریاض الصالحین للنووی

[illegible]

۴۸۔ مہذب النفوس فی ترتیب الدروس

۴۹۔ اربعین فی فضل عثمانؓ

۵۰۔ اربعین فی فضل ابی بکرؓ و عمرؓ وغیرھما

۵۱۔ اربعین فی فضل ابی بکرؓ

۵۲۔ اربعین فی فضائل عمرؓ

۵۳۔ اربعین فی فضائل علیؓ

[illegible]

۵۵۔ قرۃ العینین من البیضاوی و الجلالین

[illegible]

الاولیاء

۵۷۔ مفرج الکُروب

۵۸۔ جلب الاستغاثات

۵۹۔ حسن الشرعۃ فی مشروعیۃ صلوۃ الظہر بعد جمعہ

۶۰۔ الرحمۃ المہداۃ فی فضل الصلاۃ

۶۱۔ طیب النجار فی اخلاق الاخیار

۶۲۔ سبیل النجاۃ

۶۳۔ التحذیر من اتخاذ الصور و التصویر

۶۴۔ تنبیہ الافکار لحکمۃ اقبال الدنیا علی الکفار

۶۵۔ سعادۃ الانام فی اتباع دین الاسلام

[illegible]

[illegible]

المدائح

[illegible]

۶۹۔ المبشرات

۷۰۔ کتاب الاذکار

۷۱۔ کتاب البرزخ [illegible]

مندرجہ بالا مؤلفات کے علاوہ بھی بعض کتب اور قصائد کا وجود ممکن ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

فرماتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

صداقت کی خبر نہ تھا۔)

[illegible]

قیمت پر اس "توحید مستی" سے دست بردار ہونے کو تیار نہ تھے

[illegible]

[illegible]

ولی اللہ حضرت علیہ الرحمہ کے اس ارشاد کے نہایت مناسب مصداق تھے کہ

نحن هاه للذكر جمال محمد

[illegible]

سا ذكر حي للحبيب محمدٌ

انا وصف العشاق حب الحبائب

[illegible]

۱۔ النظم البدیع فی مولد الشفیع

[illegible]

[illegible]

ص ۲۳۰ سے ۲۵۳ تک بھی طبع کیا گیا۔

(ب)۔ طیبۃ الغرا فی مدح سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والثناء

علامہ نبہانی بڑا مدح نگار ہے۔ اس میدان میں علامہ بوصیری علیہ [illegible]

[illegible] الغرا فی مدح خیر الوری [illegible]

[illegible]

[illegible] الغرا فی مدح سید الانبیاء [illegible]

[illegible]

بتاتی ہے۔ صاحب لطرس انصاری کہتے ہیں:

[illegible]

الامام الا بوصیری ام القری فی مدح خیر الوری [illegible]

[illegible]

کہ وہ معلم کے مقام پر ہیں اور میں طالب علم کی سطح پر)

[illegible]

الجزء الاول کے صفحہ ۲۰۳ سے ۲۸۷ پر بھی موجود ہے

[illegible]

[illegible]

فی المدائح النبویہ" کے تیسرے حصے میں شامل کر لیا۔[۵۱]

سعادۃ المعاد' میں حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا بار بار ذکر ہوا' مدح کی

[illegible]

مثال ہی تو ہے۔ فرماتے ہیں:

أما سعاد فلست أطلب وصلها
و لِمَن أمثالها إلا تماثل[۵۲]

[illegible]

برملا اعتراف کرتے ہیں:

لکن لکعبک ما خیر الأنام علی
رؤسنا ثابت فضل و تفضیل[۵۳]

[illegible]

بھی اس نسخے کی عظمت سر آنکھوں پر ہے۔

(د) السابقات الجیاد فی مدح سید العباد

[illegible] سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین [illegible]

[illegible] المجموعۃ النبہانیہ [illegible]

[illegible] (۲۹)

[illegible]

صدا ہے جو دلوں پر دستک دیتی ہے۔ ابتدا یوں ہوئی:

نورک الکل و الوری اجزاؤہ
[illegible] بیا من خلقہ الانبیاء
[illegible] ھذا الوجود أنت و لولا
[illegible] لنا منک لمن حبھا الا فناء
منتھی الفضل لمن العو الیم جمعا
لولاہ من کمالک الإنتھاء[۵۵]

(آپ کا نور ایک کل ہے کہ سب مخلوق اس کے اجزاء ہیں۔

[illegible]

ہے)

(ن) سعادۃ المعاد فی موازنۃ بانت سعاد

[illegible] قصیدہ [illegible]

جذبے کی فراوانی اور وارفتگی کا عالم ہے

(د) العون الحق فی مدح سید الخلق

ایک سو تیرہ اشعار کا قصیدہ لامیہ جو بانت سعاد کے معارضہ کے علاوہ ہے۔ اس

ہیں کہ آپ کی پہچان ہے

(و) القصیدۃ الرائیۃ الکبری والرائیۃ الصغری

ہوئی اور طباعت کا اہتمام فرج زکی الکردی کے سپرد کیا گیا

کہ نام ظاہر نہ ہو، جان کے خوف کی وجہ سے .... پس اس جب سید محمود

(ز) چند دیگر منظوم کتب و رسائل

علامہ نبہانیؒ نے اسماء حسنیٰ کے استغاثے کے موضوع پر "المزدوجة الغرا فی

کو حرف دال میں درج کر دے۔

جا سکتا ہے۔

(ن) المجموعة النبهانية فی المدائح النبوية

[illegible]

ہے جس پر عربی ادب کو ہمیشہ ناز رہے گا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فرمایا۔

[illegible]

تھے۔

[illegible]

تفصیل کا اجمال یہ ہے

[illegible]

أرى كلّ مدح في النبي مقصرا
وإن بالغ المثني عليه وأكثرا
إذا الله أثنى بالذي هو أهله
عليه فما مقدار ما تمدح الورى

خواں کس قدر مبالغہ اور کثرت سے کام لے، اس لیے کہ جب آپ کے مرتبہ کے

موضوعات سیرت کے ذکر، خصائص کے تذکار، رسل و اصحابؓ کی منقبت اور دشمنانِ
اسلام سے دفاعی کاوشوں پر مشتمل ہیں۔

ورتوں کے حوالے اور ان کے متعلقات کے بیان سے اجتناب ضروری ہے

نمونے بھی تاکہ اس کی راہ آسان ہو جائے۔

مدحیہ شاعری کا جائزہ مفید رہے گا۔

[illegible]

سے مدینۂ منورہ کا روح پرور نقشہ ہے' ذرا شدّت [illegible]

لیت شعری کیف الوصول الی طیبۃ وھی [illegible]

[illegible]

کرتے ہیں کہ یہ وہ مقام ہے۔

[illegible]

ہے)

[illegible]

کُلُّ حَیٍّ سَنَاہُ اشتملاہٗ ۴۸

[illegible]

بھیک مانگتا ہے)

ایک مسلسل رواں دواں انداز ہے کہ عظمت کے ہر حوالے سے استمداد [illegible]

[illegible]

گرا ہے' عظمت لٹا نا جا رہا ہے۔

و سری فی العقود کا لروح سرًّا

مانہ الامہات والآباءُ ۴۹

[illegible]

حفاظت کی)

ایک طویل سلسلۂ بیان سیرت کے مختلف واقعات کے حوالے سے جاری ہے۔

[illegible]

سیدی یا ابا البتول سؤالٌ

[illegible]

(اے آقا! بتول زہرا کے بابا جان! فقیر کا ایک سوال ہے جس کا جواب کرم و عطا ہی ہے)

[illegible]

ہیں۔ چند شعر ایضاحِ مطلوب کے لیے حاضر ہیں

[illegible]

شعری صلاحیت کا بھی اور حاضری دربار کے آداب کا بھی۔

ور یہ مدینۂ منورہ کا ایک اسم بھی ہے۔

وَکُلّ أَسْمَا لِهَا اِلاَّ سَمَا قَبْلُ

(ہر حسن مدینۂ منورہ کے محاسن سے لیا ہوا ہے۔ یہ اجمال ہے کہ جس کی تمام

امکانات تفصیل ہے۔

مجموعاً میں صرف تماثیل ہیں)

لَا یَعْلَمُ النَّاسُ لِی السِّنَا حقیقتها

لاالعقلُ منها یحتبل العجز یعقولُ

کَمْ لِلْعِبَرِ بِعِطَافِهِ بِنَکَ اَنْسِی

مِن جمیع الوَرٰی لَهُ اسْتِغْنَاءُ

لَهُ أَجُوْدَ النَّجَاحَ قَبْلَ فَکَانَت

سَعْدُهٗ وَ الحسن بکَ الکَرَمَاءُ

(اے سب جہانوں کے سردار اور اے جُود و کرم کے بحرِ بے کراں! تمام

نقشِ قدم پر چلا جس کی پیش روی کو سب شعرا تسلیم کر چکے ہیں۔ جبکہ میں آپ کی

وَلِی الْقَاسِمِ تَبْلُغُ تَشْتَکِی رُتْبَتُہٗ
کَأَنَّہَا فَوْقَ ہَامِ الْخَلْقِ إِکْلِیْلٌ

[illegible]

[illegible] ہو گا یوں جیسے کہ لوگوں کے سروں پر تاج ہو)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ ان کی منافقت کے کانٹوں نے دین کو زخمی کر رکھا ہے)

[illegible] سعادۃ السعادۃ [illegible]

پناہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُہائی دیتے ہیں:

أَشْکُوْ إِلَیْکَ زَمَانِیْ شَاکِرًا رَبْعًا

[illegible]

[illegible]

معذرت گر بخشش و عطا کی التجا ہے

[illegible]

[illegible]

فَا رُکْبَ الْحِجَازِ فَنَتَکَ [illegible]

[illegible] ملک [illegible]

[illegible]

وَإِذَا [illegible] وَ [illegible]

وَ [illegible] وَ النَّا [illegible]

[illegible] السوق [illegible]

[illegible]

ہوئے ادوار میں نظر رجعت فرماتے رہے ہیں)

[illegible]

[illegible]

وَ لَیْسَ لَهُ لِبْسٌ یَکُوْنُ مِثْلُهُ

کاش! اگر میرے بازو بے بس نہ ہوتے تو میں فوری طور پر حجاز کی جانب پرواز

[illegible]

[illegible]

شاعر کے لیے جمع قطع بھی ملاحظہ کیجئے

[illegible]

[illegible]

از آیا ہے)

[illegible]

جھگڑے ہی میں ہم کلام ہوتا رہا)

[illegible]

ہدایت کے راستے کی ہدایت دے)

[illegible]

یا	ربّ	و	ارحم	امّۃ	المختار
فی	کُلّ	عصر	وَ	بکُلّ	دار
و	اُحرر	سھم	من	سلطۃ	الاعار
فی	سائر		البلاد		والاقطار
فی	کل	عور	و	بکُلّ	نجد
بہ	استعب	یا	ربّنا		دعواتنا
اس	بہ	یا	ربّنا		روحاتنا
حس	بہ	یا	رب		حالاتنا

و ... لی بالحسن ... تنا

و نجا من ... و ...

میں ہر تقریب اور ہر فراز میں)

کہنے سے نجات دے)

یا ابا الزہراء کن لی مشفعا

لست اخشی من سواک المطا

انت من لم الوری مشتفق

و علی ... ما ... اعمنا

جا کمک الا عظم اقوی منص

اما ان اسلفتنی لن امننا

لسانی کل بشب الملقی

اقرک اقرکنی ما قام القنا

لا تدع منی مخدمۃ المفترس

حوالہ جات

ایضاً حوالہ مذکورہ

... ما ثبت من التاریخ ص ۸۹۵

۵۔ صحیح مسلم۔ کتاب الوصایا باب [illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۸۔ فہرس الفہارس والاثبات، الجزء الثانی۔ ص ۳۰۸

۴۹۔ قصیدہ طیبۃ الغراء فی مدح سید الانبیاء طبع ۱۳۰۵ھ [illegible]
۵۰۔ [illegible]
۵۱۔ [illegible] ص ۳۰۳
۵۲۔ المجموعۃ النبھانیہ الجزء الثالث ص ۳۱۱ [illegible]
[illegible]
۵۳۔ المجموعۃ النبھانیہ الجزء الثالث ص ۳۱۱
۵۴۔ حوالہ مذکورہ ص ۱۷۶
۵۵۔ سعادۃ الدارین حیدر ص ۱ تا ۲۰
۵۶۔ [illegible]
[illegible]
۵۷۔ حوالہ مذکورہ ص ۳۳۹ تا ۳۵۶
۵۸۔ حوالہ مذکورہ ص ۳۵۶ تا ۳۶۳
۵۹۔ حوالہ مذکورہ ص ۳۶۳ تا ۳۶۷
۶۰۔ المجموعۃ النبھانیہ الجزء الاول دیباچہ ص ۲۹
۶۱۔ [illegible]
۶۲۔ فہرس الفہارس والاثبات الجزء الثانی ص ۱۰۷
۶۳۔ [illegible]
۶۴۔ المجموعۃ النبھانیہ الجزء الاول دیباچہ ص ۳
۶۵۔ حوالہ مذکورہ ص ۷
۶۶۔ المجموعۃ النبھانیہ الجزء الاول ص ۲۰۸
۶۷۔ حوالہ مذکورہ ص ۲۰۹
۶۸۔ حوالہ مذکورہ ص ۲۱۰
۶۹۔ حوالہ مذکورہ ص ۲۱۵

۷۰۔ حوالہ مذکورہ ص ۲۷۷
۷۱۔ حوالہ مذکورہ ص ۲۸۲،۲۸۳
۷۲۔ حوالہ مذکورہ ص ۲۸۳
۷۳۔ حوالہ مذکورہ ص ۲۸۶
۷۴۔ المجموعۃ النبھانیہ الجزء الثالث ص ۳۱۱
۷۵۔ حوالہ مذکورہ ص ۱۷۳
۷۶۔ المجموعۃ النبھانیہ الجزء الاول ص ۲۸۵،۲۸۶
۷۷۔ المجموعۃ النبھانیہ الجزء الثالث ص ۱۷۳
۷۸۔ حوالہ مذکورہ ص ۳۰۸
۷۹۔ المجموعۃ النبھانیہ الجزء الثالث ص ۳۴۳،۳۴۵
۸۰۔ حوالہ مذکورہ ص ۳۴۶
۸۱۔ المجموعۃ النبھانیہ الجزء الثانی ص ۳۳۸
۸۲۔ المجموعۃ النبھانیہ الجزء الثالث ص ۳۴۵،۳۴۴
۸۳۔ المجموعۃ النبھانیہ الجزء الثانی ص ۳۰۱
۸۴۔ [illegible]
۸۵۔ حوالہ مذکورہ ص ۲۵۳
۸۶۔ حوالہ مذکورہ ص ۲۵۳
۸۷۔ حوالہ مذکورہ ص ۲۵۳
۸۸۔ المجموعۃ النبھانیہ الجزء الرابع ص ۵۵۰

صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

قربان ثنا کے محوروں پر۔

[illegible]

میں ملتی ہے۔

[illegible]

والہ وسلم کے زیر سایہ طیبہ میں گزرتی ہے۔

(طیبہ نہ سہی افضل، مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں، کیوں بات بڑھائی ہے)

[illegible]

ربِ ذوالجلال ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

[illegible]

ہوتے، یہ کائنات بالکل نہ ہوتی۔

[illegible]

طیبۃ الغراء فی مدح سید الانبیاء

[illegible]
(گورنمنٹ ایف سی کالج، لاہور)

[illegible]

اپنانے کی تاکید کی ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔

[illegible]

کسی تحسین، معتبر بھی ۔۔۔۔ معتوں بھی۔

[illegible]

گزرا تھا۔

ملتا ہے جس میں سیرت کے جزوی پہلو بیان کیے گئے ہیں۔

منظوم سیرت نگاری

نے عجز و انکسار کا اعتراف کیا۔

سیرت کے پہلو نظم بند کیے ہوں۔

بات کی کوئی تصریح نہیں کہ ایک قافیہ میں سیرت لکھی ہو۔

صراحت نہیں ملتی۔

سطریں ہیں۔ ابتدا ورق ۸۵ ب پر درج ذیل شعر سے ہوتی ہے:

مسلوبۃ موجزۃ الفصول ۵

نہیں کی گئی۔

تحقیق اور شعر گوئی

[illegible]

علامہ نبہانیؒ کا کارنامہ

[illegible]

اس سعادت میں منفرد ٹھہرا ہیں۔

[illegible]

روایات کو بھی اشعار میں جگہ دی ہے۔

اصحابِ ہمزیات

[illegible]

[illegible]

لے صرف ہمزیہ میں سیرت کے حوالے سے ذکر ہو گا

[illegible]

لیکن جواب ہمزیہ ہی میں دیا۔ ایک شعر ہے:

فَاِنَّ اَبِیْ وَ وَالِدَتِیْ وَ عِرْضِیْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْکُمْ وِقَاءٌ

[illegible]

وَ اَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ
وَ اَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

۲۔ شرف الدین محمد بن سعید البوصیری متوفی ۶۹۶ھ

[illegible]

طرح ہوتا ہے۔

تک نہیں پہنچ سکی)

کے درمیان حائل ہو گئی ہے)

ستاروں میں آئینہ دکھاتا ہے)

ہی کہا جائے کا منظوم سیرت شمار نہیں کیا جا سکتا ہے۔

میں یادوں کی دنیا بسائی ہے۔ اسی سے آغاز کیا ہے۔

لے آیا)

چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

گلشن شاداب)

سرداری و سیادت ہے)

حاصل کی ہے۔ اشعار کی تعداد ۸۹ ہے۔

ہے محمد شمر کے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

وَ جنّۃ عَم لِمُعْلَم لقاہ [illegible]

[illegible]

کے سارے آپ کے محسن پر نثار ہوا چاہتے ہیں)

صلیٰ اللہ یا ازکی البرایا
بمکۃ من مقابنا الصفاء [illegible]

[illegible]

عقیدوں میں صفائی اور درستی ہے)

[illegible]

۷۷۷ھ میں وصال ہوا۔ ہمزیہ میں اشعار کی تعداد چونسٹھ ہے۔

[illegible]

کمالات و معجزات تمام کا بیان ہے۔

وطلام الضلال طلاقۃ نالو

[illegible]

وَ تحمی عن الحمی الی الضحاء

[illegible]

ان کا ایک انداز ملاحظہ ہو۔

[illegible]

الیب کے دو نسخوں سے کی ہے۔ یہ قصیدہ ۳۸ اشعار پر مشتمل ہے۔

[illegible]

سے اس کی تصحیح کی ہے۔

[illegible]

میں موجود ایک قلمی نسخہ سے نقل کیے ہیں۔

[illegible]

مزید کا مختصر سا خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

[illegible]

جاتے ہیں' فرماتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

نسخوں سے ان کی صحیح کا پورا پورا اہتمام بھی کیا ہے۔

[illegible]

رُوحُ هذا الوُجُودِ أَنْتَ وَلَوْلا
كَ لَمَاتَتْ مِنْ حُبِّهَا الأَشْيَاءُ
مُسْتَقِي الفَضْلِ فِي العَوَالِمِ جَمْعاً
لَوْلَهُ مِنْ كَمَالِكَ الإِبْتِدَاءُ ٢٤

[illegible]

انبیا آپ کے اعوان و انصار ہیں۔ اس کائنات کی روح رواں اور بہار آپ
آپ جلوہ نہ فرماتے تو اشیا کا وجود نہ ہوتا۔ تمام جہانوں میں آپ کی فضیلت ا
بلندیوں پر ہے۔ سب سے بڑا کمال آپ کے کمال کی ابتدا ہے)

حَسْبُ بِنُوَّةِ مُحَمَّدٍ سَيِّدُ الخَلْقِ
وَ رِضَى كَابِهِ الوَرَى فُقَرَاءُ
بِقَسَمِ الجُودِ بَيْنَهُمْ وَ مِنَ
اللهِ أَتَاهُمْ عَلَى يَدَيْهِ العَطَاءُ ٢٥

[illegible]

ہو رہی ہے)

[illegible]

يَرْجِعُ الحُبُّ مِنْهُ إِلَى اللهِ
تَعَالَى وَ مِنْهُ لِلَّهِ الوَلاءُ
[illegible]
وَ عُدَاةُ الحَبِيبِ هُمْ أَعْدَاءُ ٢٩

[illegible]

[illegible]

دشمن ہمارے دشمن ہیں)

[illegible]

تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

صِفْهُ وَامْدَحْ وَزَكِّ وَ اشْرَحْ وَ بَالِغْ
وَلْيَمُكَ الصَّادِقُ البُلَغَاءُ
فَمَحَالٌ بُلُوغُكَ الحَدَّ مِنْهَا
قُلْتَ أَوْ مِتَّ مِنْ غُلُوٍّ وَ مَا وَ [illegible]

[illegible]

فرماتے ہیں:

لَيْسَ يَدْرِي قَدْرَ الحَبِيبِ سِوَى
اللهِ فَمَاذَا تَقُولُهُ الفُصَحَاءُ [illegible]

[illegible]
کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ فصحا آپ کی ثنا کیا کر سکیں گے)

[illegible]

ہے۔ آغاز یوں ہوتا ہے:

هُوَ نُورُ الأَنْوَارِ أَصْلُ البَرَايَا
حِينَ لا آدَمٌ وَلا حَوَّاءُ
[illegible]
لَيْسَ ثَانٍ هُنَا وَ لَيْسَ ثَنَاءُ [illegible]

اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شجرۂ نسب بیان کیا [illegible]

سعادت کے وقت رونما ہونے والے معجزات کا ذکر ہے

وَ بِمِيلَادِهِ لَقَدْ فَاضَ نُورٌ
فَاقَ عَنْ وَصْفِ الْمَلَا وَ الْخَلَاءُ

فَاضَ طُوفَانُهُ فَغَاضَتْ مِيَاهُ
الْفُرْسِ وَالنَّارُ عَنْهَا [illegible]

[illegible]

مِنْهُ خَرَّتْ وَ انْشَقَّ هَوَا الْبِنَاءُ
وَ بِمِيلَادِهِ تَنَكَّسَتِ الْأَصْنَامُ
جُنَّتْ أَمْ تَشَهَّا إِغْمَاءُ [illegible]

تیسرے عنوان میں رضاعت کا بیان ہے

جَاءَهُ كَالدُّرَّةِ الثَّمِينَةِ فَرْدًا
تَمَّ الْكَوْنُ حُسْنُهُ الْوَفَاءُ
أَرْضَعَتْهُ فَتَاةُ سَعْدٍ فَفَازَتْ
بِرَضِيعٍ مَا مِثْلُهُ رُضَعَاءُ
بَرَكَاتٌ أَرْبَتْ عَلَيْهَا رَخَاءُ
لِيَ زَمَانٍ قَالَ الْفَصِيحُ النَّجَلَاءُ [illegible]

چوتھا عنوان شق صدر ہے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

شَقَّ مِنْهُ جِبْرِيلُ أَنْقَى صَدْرًا
قَدْ وَمِنَ الْعَالَمِينَ مِنْهُ وِعَاءُ
وَحَشَاهُ بِحِكْمَةٍ وَ بِإِيمَانٍ
لَا وَ تَمَّ الْخِتَامُ تَمَّ الْوِكَاءُ [illegible]

[illegible]
کو سموئے ہوئے ہے۔ مشیت ایزدی نے اسے حکمت و ایمان سے بھر دیا)۔

[illegible]

هُوَ بَحْرٌ وَلَسْتُ أَدْرِي وَلَدٌ فِي
لِسَانًا لَمْ تَتَّرِقِ الْأَرْجَاءُ [illegible]

[illegible]

انبیاء علیہم السلام اور دوسروں کے ورثہ

بَشَّرُوا أَحْسَنُوا الْبَشَائِرَ لَكِنْ
جَاءَ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ فَأَسَاؤُا
[illegible]

وَ تَعْبُرُ الإنسانِ تسطُوراً
نعمَ خبرٌ قد أسلم ابن سلام
حن حاه ت بهند السهاه

تاریکیاں کافور کیں اور ظلمات کے بادل چھٹ گئے فرماتے ہیں:

قبله عمت البرايا جهالا
ت وَ حَل العزّوس والرّوساءُ
لاحرامٌ ولا حلالٌ وَ لا دين
صحب ولا هدى و اهتداء
أطلع الله شمس أحمد بل الأو
في قمت أقطارها الأضواء

آٹھواں عنوان اسلام کی ابتدا اور توصیفِ قرآن کے بارے میں ہے۔ جس میں

اعظم کا ذکر ہے۔ عورتوں میں ام الجمیل، ام الفضل اور ام ایمن کا تذکرہ کیا گیا ہے۔
دسویں عنوان میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قریش کی عداوت کا

جھگڑوں اور خبثوں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔
گیارہواں عنوان انشقاقِ قمر پر مشتمل ہے۔ اشعار کی تعداد چار ہے۔
بارہویں میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قریش کی طرف سے کی گئی مختلف پیش کشوں کا بیان ہے۔ ان کے جواب میں آپ کے ارشادات کا ذکر اس طرح ہے:

لو وضعتم بموانسما لى عنالي
و بيماى كان منكم ذكاه
ما تركت السعار لله حتى
يحكم الله بينا

اس موضوع پر اشعار کی تعداد نو ہے۔

اٹھارہویں میں اسراء و معراج کا بیان ہے جو تیس اشعار پر مشتمل ہے۔

اشعار درج کیے جاتے ہیں:

سَيِّدَ الرُّسُلِ يَا أَبَا الْكَوْنِ يَا

أَوَّلَ خَلْقٍ يَا مَنْ بِهِ الْإِنْتِهَاءُ

اشعار ہیں:

فرائض پر مشتمل ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

قَدْ أَحْرَزَتَ الشَّفَاعَ الْكُبْرٰى فَكَانَتْ

سُنَّةً وَاقْتَدٰى بِكَ الْكُرَمَاءُ

لَکَ الصلاۃ تُبقی من

اللّٰہِ کَمَا شاءَ کرۃً و شاءَ

وَ علیکَ السلام بِنہ علی ...

رک لفو لا یُحتوہ ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولہٗ الحمدُ کلُّہٗ والثناءُ ۳۳

حواشی

۱- الاحزاب: ۲۱

[illegible]

۳- ایضاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲- ایضاً ص ۱۳

۱۳- ایضاً ص ۱۹

۱۴- ایضاً ص ۳۶

۱۵- ایضاً ص ۳۸

۱۶- ایضاً ص ۳۶

۱۷- ایضاً ص ۳۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۱- ایضاً ص ۵۶

۲۲- ایضاً ص ۳۳

۲۳- ایضاً ص ۳۶

[illegible]

۲۵- ایضاً ص ۱۴۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۶- المجموعۃ النبہانیہ ص ۲۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یا واثق اسماً بهذبه

لو کان من یجحده جا لنا

المجموعة النبهانیه
فی المدائح النبویه
عربی نعت کا ایک وقیع مجموعہ

تحریر: راجا رشید محمود

واٰلہ وسلم ختم کی گئی ہے

قافیہ ر میں ۲۲ شعر

قافیہ ل میں ۴۰ شعر

قافیہ ہ میں ۳۸ شعر

قافیہ ب میں ۳۹ شعر

قافیہ ف میں ۳ شعر

صورت میں کی ہے

مستزاد کے ۷۴ شعر (جو ماہیے کی طرح ہیں)

محمد بن اعتاد اشبیر بابی القاسم الاندلسی

"خاتمہ" میں ۳۲ شعر

قافیہ ل میں ۳۰ شعر

مخمس کے ۲ بند

قافیہ د میں ۵۸ شعر

قافیہ ق میں ۳۱ شعر

قافیہ الف میں ۴۰ شعر

عبدالرحیم البرقی الحنفی

الدین ابو اسحاق ابراہیم القیراطی المصری ۷۸۱ ہجری

قافیہ ہ میں ۲۵۵ شعر

شیخ احمد البکری

قافیہ ع میں ۳ شعر

[illegible]

ابو عبداللہ محمد بن محمد بن اللذان الری

[illegible]

ابو عبداللہ محمد بن العطار الجزائری المغربی ۔ ۲۳۲ ہجری

قافیہ ب میں ۲۰ + ۳۳ + ۲۰، ر میں ۲۲ + ۵، ع میں ۷ + ۷ + ۴، ل میں [illegible]

[illegible]

حافظ ابو الیمن بن عساکر

قافیہ ل میں ۱۸ شعر

[illegible]

ہجری یا [illegible] ہجری

[illegible]

قافیہ ل میں ۳ شعر

جمال الدین ابو حامد محمد بن عبداللہ بن ظہیرۃ القرشی المکی۔ ۸۸۹ ہجری

قافیہ ل میں ۵۰ شعر

جمال الدین یوسف سبط ابن جوزی۔ ۶۵۴ ہجری

قافیہ م میں ۲ شعر

[illegible]

قافیہ ل میں ۲۱ شعر

حسن بن مسعود الیوسی۔ ۱۱۰۲ ہجری

قافیہ م میں ۲۸ شعر

سید حسین بن علی بن حسن بن شدقم

قافیہ د میں ۳۲ شعر

شیخ احمد المضراوی المکی الشافعی

قافیہ ر میں ۳ شعر

شیخ یوسف المشہور الحکیم الرشیدی الاسلمی

قافیہ ن میں ۳ شعر

[illegible]

قافیہ ل میں ۷، "خاتمہ" میں ۷۰ شعر = کل ۷۷ شعر

شہاب الدین احمد المقدسی المصری۔ ۱۰۴۱ ہجری

قافیہ الف میں ۴۷، ک میں ۸ شعر = کل ۵۵ شعر

شیخ حسین الدجانی۔ ۱۲۳۸ ہجری

قافیہ ب میں ۲ + ۲ شعر = کل ۴ شعر

شیخ محمد اکد کدکی الصوفی الدمشقی۔ ۹۳۱ ہجری

ابن حجۃ الاندلسی کے شعروں پر مخمس۔ ۳ بند

محمد بدر الدین بن الدمامینی الاسکندری۔ ۸۲۸ ہجری

قافیہ ر میں ۸۳ شعر

علامہ ابو القاسم محمود زمخشری (صاحب الکشاف)

قافیہ ر میں ۵۳، ل میں ۳۶ شعر = کل ۸۹ شعر

امام زین الدین عمر بن الوردی المصری۔ ۷۴۹ ہجری

قافیہ ر میں ۴۰ شعر

شیخ محمد بن فرج السبتی (یا السیتی) المغربی

قافیہ ر میں ۶، ل میں ۷۷ + ۵۵ شعر = کل ۱۳۸ شعر

[illegible]

امام تقی الدین السبکی۔ ۷۵۶ ہجری

قافیہ ت میں ۷، ۳، ن میں ۲ + ۷۵ شعر = کل ۲۴ شعر

سید علی بن معصوم السلافۃ۔ ۱۱۲۰ ہجری یا ۱۱۳۰ ہجری

قافیہ د میں ۳۴، ر میں ۵۶ شعر = کل ۹۰ شعر

سعدونہ ام سعد بنت عصام الحمیریہ الاندلسیہ القرطبیہ۔ ۶۴۰ ہجری

قافیہ … میں … شعر

شیخ … العمری الشامی ابن عبدالہادی۔ ۷۳۴ … [illegible]

[illegible]

ابو العباس احمد بن محمد الشماتی الاندلسی (معاصر قاضی عیاض)

قافیہ ح میں ۵ شعر

محمد وفا الشاذلی المصری۔ ۷۶۰ ہجری

قافیہ ل میں ۵۰ شعر

امیر منجک الشامی۔ ۱۰۸۰ ہجری

مخمس کے ۵ بند

ابوالحسن بن احمد القدی الشہیر باشائی۔ ۷۳۴ ہجری

قافیہ ف میں ۳ شعر

عبداللہ الشبراوی المصری۔ ۱۱۷۲ ہجری یا ۱۱۷۱ ہجری

قافیہ ب میں ۲۳، ح میں ۳۰ شعر = کل ۵۳ شعر

حافظ شرف الدین بن عبدالسمیع الہاشمی

قافیہ ح میں ۳ شعر

شرف الدین عیسیٰ بن سلیمان الطنوبی المصری۔ ۸۳۴ ہجری

قافیہ ب میں ۲۳ شعر

شریف احمد بن شریف مسعود۔ ۱۳۳۲ ہجری

قافیہ ی میں ۷۷ شعر

ابو السعود الشعرانی۔ ۱۰۸۸ ہجری

مخمس کے ۳ بند

عبدالرحیم الشعرانی۔ ۱۳۳۸ ہجری

قافیہ ل میں ۶ شعر

ابو السعود بن نور الدین الشبراوی المصری

قافیہ ل میں ۳۳ شعر

ابو محمد عبداللہ بن زکریا الشراطیبی المغربی۔ ۳۴۹ ہجری

قافیہ ل میں ۳۵ شعر

ابو عبداللہ شمس الدین محمد البہ ماسی المکی

قافیہ ط میں ۵۵ شعر

شمس الدین محمد بن جابر الاندلسی۔ ۷۸۰ ہجری

[illegible]

[illegible] ۱۱۶ + ۸۹

۲۸۲ شعر + مخمس کے ۳ بند

نجم الدین محمد بن سوار الشیبانی الدمشقی۔ ۶۷۷ ہجری

قافیہ ہ میں ۳ شعر

شہاب احمد ابی القاسم بن خلوف التونسی القیروانی

قافیہ ز میں ۷، م میں ۳۳۱ شعر = کل ۳۳۸ شعر

اور "خاتمہ" میں مستزاد کے ۳۲ شعر

شہاب احمد المقری۔ ۱۰۴۱ ہجری

قافیہ ل میں ۱۸، ی میں ۸ شعر = کل ۲۶ شعر

اور "خاتمہ" میں ۲۸ بند کا مخمس

شہاب احمد الحنبلی الشامی (الدمشقی) ۸۷۰ ہجری یا ۸۷۳ ہجری

قافیہ ز میں ۳، ر میں ۱۰، ل میں ۲ شعر = کل ۳۳ شعر

شہاب المنصوری المصری۔ ۸۸۷ ہجری

[illegible]

شعر = کل ۱۴۷ شعر

شہاب احمد بن خلوف التونسی القیروانی

قافیہ ن میں ۲ شعر

شہاب محمود الحلبی۔ ۷۷۵ ہجری یا ۷۲۵ ہجری یا ۶۸۸ ہجری

[illegible]

ح میں ۶۹، د میں ۵۵، ر میں ۳۱ + ۳۹ + ۳ + ۷۰ + ۳۳ + ۳۳ + ۳۵ + ۵۳ + ۵ +

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۶۵، و میں ۳۰، ی میں ۸۰ + ۳۳ شعر = کل ۳۲۵۰ شعر

شیخ صادق الخراط الدمشقی۔ ۱۲۳۳ ہجری

"خاتمہ" میں ۱۷ شعر

شمس الدین محمد اصالحی اسلاملی الدمشقی (الشامی)۔ ۱۱۳۰ ہجری

[illegible]

ن میں ۱۷ شعر = کل ۳۳۲ شعر

[illegible]

قافیہ ہ میں ۸۱، الف میں ۳۹، ب میں ۸۱ + ۳۶ + ۳۶ + ۲۵ + ۳۰ + ۲۰، ت

[illegible]

= کل ۳۰۹ شعر

صفی الحلی۔ ۷۵۲ ہجری یا ۷۵۰ ہجری

قافیہ ر میں ۴۰، ق میں ۳۹، ن میں ۵۷ شعر = کل ۱۳۶ شعر

شیخ عبدالکریم الفراتی

قافیہ س میں ۲۰، ی میں ۲۰ شعر = کل ۴۰ شعر

عائشہ الباعونیہ الدمشقیہ

قافیہ ی میں ۴۱ شعر

عبدالرحمن البیلسی الدمشقی المغربی۔ ۱۱۳۳ ہجری

قافیہ ل میں ۸، "خاتمہ" میں ۳۹ شعر = کل ۴۷ شعر

ابو زید عبدالرحمن الفازازی الاندلسی

قافیہ س میں ۲۰، م میں ۲۰ + ۳ + ۱ = کل ۴۴ شعر

امام عبدالرحمن الکودی۔ ۸۰۹ ہجری

قافیہ الف میں ۲۹۵ شعر

عبدالرحمن بن عبدالرزاق الدمشقی۔ ۱۱۳۸ ہجری

"خاتمہ" میں ۷۷ شعر

عبدالعزیز بن علی الزمزمی المکی۔ ۹۶۳ ہجری

قافیہ ہ میں ۳۶۷ شعر

عبدالعزیز بن علی الفرہاری

قافیہ ق میں ۳۳ شعر

عبداللہ بن البارزی الحموی۔ ۷۳۸ ہجری

قافیہ ر میں ۳۵ شعر

سید عبداللہ بن محمد حجازی۔ ۱۲۲۱ ہجری

قافیہ و میں ۸۵ شعر

عبداللہ فکری پاشا المصری۔ ۱۳۰۷ ہجری

قافیہ م میں ۳ شعر

شیخ احمد العدوی المنفی

[illegible]

۱۴۳ شعر

شہاب احمد بن عبدالملک المعروف بالعزازی

قافیہ ل میں ۵۰ شعر

علاء الدین بن ملیک الحموی۔ ۹۱۷ ہجری

[illegible]

= کل ۲۹۵ شعر

سید شیخ باعبود العلوی الحسینی المدنی

قافیہ ن میں ۷ شعر

شیخ عمر الیانی۔ ۱۰۲۲ ہجری

قافیہ ی میں ۲۸ شعر

علی وفا۔ ۸۰۷ ہجری

قافیہ د میں ۳ شعر

محمد بن ابراہیم التادلی۔ ۵۳۵ ہجری

قافیہ ق میں ۳۵ شعر

ابو القاسم محمد بن یحیی الغسانی الاندلسی البرجی الغرناطی

قافیہ ب میں ۵۷ شعر

عتیق بن احمد بن محمد بن یحیی الغسانی

قافیہ ف میں ۱۵ [illegible]

[illegible]

قافیہ د میں ۲۰، ل میں ۱۳ شعر = کل ۳۳ [illegible]

[illegible]

قافیہ ح میں ۲۵، ج میں ۳۵ شعر = کل ۶۰ شعر

[illegible] ۱۰۳۰ ہجری

قافیہ ن میں ۷۰ شعر

قاضی عیاض

[illegible]

یوسف بن محمد القدامی

قافیہ ن میں ۳۳ شعر

[illegible]

قافیہ د میں ۳۵ شعر

ابو عبداللہ محمد بن الابار القضاعی الاندلسی۔ ۶۵۸ ہجری

قافیہ ل میں ۹ شعر

[illegible]

قافیہ ل میں ۴۳ شعر

برہان الدین القیراطی الشافعی۔ ۷۸۱ ہجری

قافیہ ب میں ۱۸ شعر

[illegible]

شعر بھی درج کیے ہیں)

[illegible]

قافیہ ل میں ۹ شعر

کمال الدین بن الزملکانی۔ ۷۲۷ ہجری

قافیہ ک میں ۳۲ شعر

شیخ یعقوب الکیلانی الشامی۔ ۸۸۵ ہجری

"فاتحہ" میں ۳ شعر

عبدالحلیم چلپی الشہیر باخی زادہ الدمشقی۔ ۱۰۱۳ ہجری

[illegible]

محمود بیگ بن خلیل بیگ ادھم الشامی۔ ۱۰۲۹ ہجری

قافیہ ت میں ۵۰ + ۱۷ = ۶۷ شعر

[illegible]

قافیہ ل میں ۴۸ شعر

قاضی محی الدین بن عبدالظاہر

قافیہ ک میں ۲ شعر

شیخ مرعی الکرمی مفتی الحنابلہ فی مصر ۱۰۳۳ ہجری

قافیہ ل میں ۷ شعر
محمد بن عبداللہ الرقی النحوی
قافیہ ق میں ۳۶ شعر
شیخ مصطفیٰ البابی الحلبی
قافیہ ب میں ۴۳ شعر
سید مصطفیٰ اصفہانی ۔ ۱۳۳۰ ہجری
قافیہ س میں ۹ شعر
شیخ حسین بن عبداللہ المعروف بالمطوّعہ ۱۱۴۳ ہجری
قافیہ ن میں ۳۱ شعر
عزالدین الموصلی ۔ ۷۸۹ ہجری
قافیہ ل میں ۴۳ شعر
شیخ عبدالغنی النابلسی الدمشقی ۔ ۱۱۴۳ ہجری
قافیہ ب میں ۲۰، ل میں ۵۵، م میں ۵۵، ن میں ۵۰ = کل ۱۷۰ شعر اور
[illegible]
شعروں کی مخمس کے ۵ بند + ۲۷، ۳۰، ۲۷ شعروں کے تین قصیدے
یوسف بن اسماعیل النبہانی (مرتب)
[illegible]
(ماہیے کی طرح) = کل ۱۶۷ شعر
ابو عبداللہ محمد بن اسحاق الفاسی
قافیہ ل میں ۹ شعر

شیخ عبداللہ مراقی
عبدالغنی النابلسی کے قصیدے کی تخمیس ۲۰ بند
ابو محمد عبداللہ بن عبدالحکیم بن ارقم النمیری الاندلسی
قافیہ ف میں ۵۰ شعر
[illegible]
میں ۵۵، ہ میں ۵۳ + ۳۱، ی میں ۶۳ شعر = کل ۸۱۷ شعر
[illegible]
قافیہ ب میں ۳۱ شعر
[illegible]
قافیہ د میں ۲۲ ... [illegible]
میں ۲۱، م میں ۲۱، ن میں ۲۱، ہ میں ۲۱، و میں ۲۱ شعر = ۵ شعر
ابوزکریا یحییٰ بن محمد بن خلدون ۔ ۷۸۰ ہجری
قافیہ ج میں ۲۱ شعر
ابو الحجاج یوسف بن موسیٰ الجزامی الرندی
قافیہ ق میں ۱۵ شعر
نامعلوم شاعروں کا نعتیہ کلام
قافیہ د میں ۲، ر میں ۲، ق میں ۲، ل میں ۲۷ + ۴ + ۴، م میں ۲ + ۲ ...
۲۴ شعر = کل ۲۱ شعر
اور ۵ بند کا ایک مخمس اور "خاتمہ" میں ۴۲ مزید شعر

على رأس هذا الكون نعل محمد
علت فجميع الخلق تحت ظلاله
لدى الطور موسى نودي اخلع واحمد
على العرش لم يؤذن بخلع نعاله

اس کائنات کے سر پر نعلینِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے وہ اس قدر بلند ہے کہ ساری مخلوق اس کے سایوں میں ہے طور پر موسیٰ (علیہ السلام) کو نعلین اتارنے کی صدا دی گئی اور احمد کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عرش پر بھی نعلین اتارنے کی اجازت نہ ملی

— حضرت یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

انتخابِ نعت

راجہ رشید محمود صدر محفل اور سید محمد اشرف شاہ مدرس جامعہ دارالعلم

(اللہ بخش)

سیدہ عائشہ صدیقہ ایوارڈ

- جنوری — حمد باری تعالیٰ
- فروری — نعت نایاب
- مارچ — [illegible]
- اپریل — [illegible]
- مئی — [illegible]
- جون — [illegible]
- جولائی — نعت قدسی
- اگست — [illegible] کی نعت
- ستمبر — رسول نمبروں کا تعارف
- اکتوبر — میلاد النبی [illegible]
- نومبر — میلاد النبی [illegible]
- دسمبر — میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ سوم)

میں مورخہ [illegible] دسمبر [illegible] کو ایک تقریری مقابلہ [illegible]

[illegible] بعنوان "اسلام میں عورت کا مقام" منعقد ہوا [illegible]

اسکول [illegible] وائس پرنسپل [illegible]

[illegible]

دوم انعام [illegible]

سوم انعام [illegible]

[illegible] کلاس [illegible]

[illegible]

[illegible] سرانجام دیے۔ (ش۔م۔ق)

[illegible]

آسماں ان کی لحد پہ شبنم افشانی کرے

[illegible] نومبر ۱۹۹۶ء کو [illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

[illegible]

[illegible] اللہ کو پیارے ہو گئے۔ خالق کریم جل و علا مغفرت فرمائے!

نعت ۱۹۸۹ انتخاب

- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- دسمبر — درود و سلام (حصہ سوم)

نعت ۱۹۹۰ انتخاب

- جنوری — حسن رضا بریلوی کی نعت
- فروری — [illegible] تعارف
- مارچ — درود و سلام [illegible]
- اپریل — درود و سلام (حصہ پنجم)
- مئی — درود و سلام [illegible]
- جون — غیر مسلموں کی نعت [illegible]
- جولائی — [illegible] نعت [illegible]
- اگست — وارثیوں کی نعت
- ستمبر — آزاد بیکانیری کی نعت [illegible]
- اکتوبر — میلاد النبی [illegible]
- نومبر — درود و سلام [illegible]
- دسمبر — درود و سلام [illegible]

خاص نمبر

جنوری	—	شہیدانِ ناموسِ رسالت (اول)
فروری	—	شہیدانِ ناموسِ رسالت (دوم)
مارچ	—	شہیدانِ ناموسِ رسالت (سوم)
اپریل	—	شہیدانِ ناموسِ رسالت (چہارم)
مئی	—	شہیدانِ ناموسِ رسالت (پنجم)
اگست	—	فیضانِ رضا

ماہنامہ نعت لاہور کے خاص نمبر

جنوری	نعتیہ رباعیات
مارچ	نعت کے سائے میں
اپریل	حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (اول)
جولائی	غیر مسلموں کی نعت۔ حصہ چہارم
اگست	آزاد نعتیہ نظم

۱۹۹۴ کے خاص نمبر

○ جنوری — ۹۴ (قطعات)

○ فروری — عربی نعت اور علامہ نبہانیؒ

○ مارچ — ستار وارثی کی نعت گوئی

○ اپریل — حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بچے

ظہور سانچو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

کورنگی انڈسٹریل ایریا۔ کراچی

۱۔ ورفعنا لک ذکرک

[illegible] بھی نام ہے۔ سب [illegible]

اور اب نایاب ہے۔ کتاب میں دو حمدیں، ۳۰ نعتیں اور ۳ مناقب ہیں۔ آخر میں منظوم و منثور تاریخیں ہیں۔

۲۔ حدیث شوق

☆☆☆ دوسرا مجموعہ نعت جو سب سے پہلے ۱۹۸۲ء میں، پھر ۱۹۸۴ء میں اور ۱۹۸۶ء

[illegible]

لے کہیں تو یا تم کا استعمال نہیں کیا گیا۔

۳۔ منشورِ نعت

[illegible]

حوالے سے چھپنے والا یہ فردیات کا پہلا مجموعہ ہے)

۴۔ [illegible]

☆☆☆ ۹۴ کا تحفہ۔ قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت ہے۔

۵۔ ۹۴

☆☆☆ ۹۴۔ اردو نعتیہ قطعات کا مجموعہ جسے شہناز کوثر اور اظہر محمود نے مرتب کیا۔

ایڈیٹر نعت کے پنجابی مجموعہ نعت

نعتاں دی اَتّی

○... پنجابی نعت کا پہلا دیوان جس میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ظاہری حیاتِ پاک کے ۶۳ برسوں کے حوالے سے ۶۳ نعتیں ہیں۔ کتاب پر بارھویں "قومی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کانفرنس" منعقدہ بارہ ربیع الاول ۱۴۰۸ ہجری میں صدارتی ایوارڈ دیا گیا۔ حدیثِ شوق' سیرتِ منظوم اور "۶۳" کی طرح اس پنجابی مجموعۂ نعت میں بھی حضور سرورِ کائنات علیہ السّلام والصلوٰۃ کے لیے "تُو یا تم" کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔ کتاب کا انتساب کرامت علی شہیدیؒ کے نام ہے۔ کتاب پہلی بار ۱۹۸۵ء میں اور دوسری بار ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی۔

حق دی تائید

○... یہ ایڈیٹر نعت کی پہلی مختصر منظوم مطبوعہ تصنیف ہے جس میں پنجابی کلام زیادہ ہے۔ دو نظمیں اردو میں ہیں۔ یہ کتابچہ ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا۔

منشورِ نعت

○... کتاب کے آخری صفحات (۱۶۳ یا ۱۷۰) میں پنجابی فردیات ہیں۔

ایڈیٹر نعت کے انتخاب نعت

۱۔ مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○○۔ ۱۹۷۳ء میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے دو رنگوں میں شائع کی۔ کتاب کے پہلے حصے میں کم عمر بچوں کی ذہنی استعداد کو سامنے رکھا گیا ہے اور دوسرے حصے میں ایسی نعتیں شامل کی گئیں ہیں جنہیں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی جماعتوں کے طالب علم باسانی سمجھ سکیں۔ کتاب ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۔ نعتِ خاتمُ المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○○۔ کتاب کا نام تاریخی ہے۔ یہ ۱۹۸۴ء میں مرتب ہوئی اور پہلی بار اسی سال چھپی۔ دوسرا ایڈیشن بڑے سائز پر دو سال بعد شائع ہوا۔ کتاب میں ڈیڑھ سو سے زیادہ نعت گوؤں کا کلام شامل ہے۔

۳۔ نعتِ حافظ

○○۔ حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ نعتیہ دواوین کا انتخاب۔ پونے تین سو صفحات۔

۴۔ قُلزُمِ رحمت

○○۔ امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب۔ تحقیقی مقدمے کے ساتھ

اسلامی موضوعات پر ایڈیٹر نعت کی تصانیف

۱۔ احادیث اور معاشرہ

○۔ اصلاحِ معاشرہ کے موضوع پر حضور سرورِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیس احادیثِ مقدسہ کی تشریح

۲۔ ماں باپ کے حقوق

○۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اہلِ ایمان کی اہم ذمہ داری پر ایک اہم کتاب جو اس موضوع پر نہایت اہم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

۳۔ حمد و نعت

○۔ مدحتِ خدا و رسولِ خدا (جلّ شانہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) پر ۲۱ مضامین اور ۳۹ منظومات کا حسین گلدستہ۔ ۲۰۸ صفحات

۴۔ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○۔ ۱۸ مضامین اور ۸۰ کے قریب میلادیہ نعتوں پر مشتمل ۳۳۶ صفحات کی کتاب' جس میں صرف میلادِ نبی کے موضوع پر مواد ہے۔

۵۔ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○۔ ۲۰۸ صفحات کی اس کتاب میں ۱۸ مضامین اور ۷۵ منظومات ہیں جن سے اس شہرِ مقدس کے بارے میں اہلِ محبت کے جذبات ظاہر ہوتے ہیں۔

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر ایڈیٹر کی کتابیں

۱۔ اقبالؒ و احمد رضاؒ۔ مدحت گرانِ پیغمبر

☆☆... حکیم الامّت علامہ اقبالؒ اور مولانا احمد رضا بریلویؒ کی قدرِ مشترک پر ایک جامع تحریر۔ کتاب کے چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۲۔ اقبالؒ ' قائدِ اعظمؒ اور پاکستان

☆☆... بانیٔ پاکستان' شاعرِ مشرق اور مملکتِ خداداد کے بارے میں نہایت اہم مضامین۔ دو ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

۳۔ قائدِ اعظمؒ .... افکار و کردار

☆☆... بابائے قوم حضرتِ قائدِ اعظمؒ کی تقاریر کے حوالے سے ان کے افکار و کردار میں یکسانیت کے موضوع پر بصیرت افروز مضامین

۴۔ تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ء

☆☆۔ تحریک کے اسباب و علل اور اس کے عواقب و نتائج کا پہلا تاریخی و تحقیقی تجزیہ جو حقائق کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ ۳۶۳ صفحات کی اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن زیرِ طبع ہے۔

ایڈیٹر نعت کی مزید کتابیں

ا۔ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○... سیرت و محبت سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف موضوعات پر فکر انگیز اور بصیرت افروز مضامین کا مجموعہ۔ دو ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

۲۔ قرطاسِ محبت

○... حضور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی محبت اور درود و سلام کی اہمیت پر تحریر کردہ مضامین کا مجموعہ

۳۔ سفرِ سعادت ' منزلِ محبت

○... ۱۹۸۹ء' اور ۱۹۹۱ء میں حرمین شریفین میں حاضری کی یادداشتیں جو بے تکلفی سے دل کی زبان میں تحریر کی گئی ہیں۔ ۲۲۸ صفحات

۴۔ ○۔ میلادِ مصطفیٰ (علیہ السلام والثناء)' عظمت تاجدارِ ختم نبوت' قادیانی ------ ایک تعارف' غازی علم الدین شہید ------ اور دوسرے کتابچے جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے۔

۵۔ راج دلارے

○۔ بچوں کے لیے نظمیں۔ دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں

۹۲ کا تحفہ

۹۲ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **محمدؐ** (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا عدد ہے، اس حوالے سے مصنف نے اس سال جو کام کیا ہے، اس کا اجمالی خاکہ یہ ہے۔

مطبوعہ

۱ : ۹۲ (نعتیہ قطعات)
۲ : سیرتِ منظوم (بصورتِ قطعات)
۳ : سفرِ سعادت ' منزلِ محبت (سفرِ حرمین کی یادداشتیں)
۴ : قرطاسِ محبت (حضور علیہ التحیۃ والتسلیم کی محبت اور اس کے مظاہر)

زیرِ طبع

۵ : تسخیرِ کائنات اور مسخرِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بیس ابواب میں رحمۃ للعالمین کی تفسیر
۶ : ایک ضخیم انتخابِ نعت (مبسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ)
تین جلدوں میں
۷ : داعیٔ صلح و امن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۸ : خالق اور مخلوق کا مشترکہ وظیفہ ــ درودِ پاک
۹ : پاکستان میں نعت
قیامِ پاکستان کے بعد نعت گوئی اور نعت خوانی پر تحقیق
۱۰ : حمدِ خدا (انتخاب)
۱۱ : نعتِ مصطفیٰ علیہ السلام والثناء (انتخاب)

غیر مطبوعہ کتب

۱ : اولیاتِ نعت

۲ : غیر مسلموں کی نعت

۳ : چند مرحوم نعت گو

۴ : قرآنِ جمال (حسن رضا بریلوی کی نعتوں کا انتخاب)

۵ : خزینۂ رحمت (غریب سہارنپوری کی نعتوں کا انتخاب)

۶ : کلّیاتِ کافی (کفایت علی کافی شہید کی نعتیں)

۷ : شمعِ حرم کی تابشیں (علامہ ضیا القادری بدایونی کا وہ نعتیہ کلام جو اُن کے مجموعہ ہائے نعت میں نہیں ہے)

۸ : ثنائے محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (انتخاب)

۹ : ارمان مدینے والے دا (انتخاب)

۱۰ : فاروقِ اعظم رض (خلیفہ راشد کے منظوم مناقب)

۱۱ : منظوماتِ محمود

۱۲ : صُلحائے اُمّت

۱۳ : ڈھڈ پیڑ (پنجابی انشائیے)

۱۴ : شہیدانِ ناموسِ رسالت